حدیث شناسی:

انسانی معرفت کے حدود

علامہ محمد رضا حکیمی

علم و معرفت حاصل کرنے کا طریقہ

قرآن کی نظر میں:

۱۔کیا ان لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ خدا کس طرح مخلوقات کو پہلے پہل پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو دوبارہ پیدا کریگا۔ یہ تو خدا کے نزدیک بہت آسان بات ہے (اے رسول ان لوگوں سے) تم کہدو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ خدا نے کس طرح پہلے مخلوق کو پیدا کیا پھر (اسی طرح وہی) خدا (قیامت کے دن) آخری پیدائش پیدا کرے گا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔(سورہ عنکبوت آیت ۱۹۔۲۰)

۲۔کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمانوں کی طرف نظر نہیں کی کہ ہم نے اس کو کیونکر بنایا اور اس کو (کیسی) زینت دی اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس پر بوجھل پہاڑ رکھ دیے اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگائیں تاکہ تمام مرجوع لانے والے (بندے) ہدایت و عبرت حاصل کریں، اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا تو اس سے باغ (کے درخت) اگائے اور کھیتی کا اناج لمبی لمبی کھجوریں جس کا بور باہم گتھا ہوا ہوتا ہے (یہ سب کچھ) بندوں کی روزی دینے کے لئے (پیدا کیا) اور پانی ہی سے ہم نے مردہ شہر کو زندہ کیا اسی طرح (قیامت میں مردوں کو) نکلنا ہوگا۔(سورہ ق آیت ۶ تا ۱۱)

۳۔کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف غور نہیں کرتے کہ کیسا عجیب پیدا کیا گیا ہے۔ اور

آسمان کی طرف کہ کیسا بلند بنایا گیا ہے، اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے؟ (سورہ غاشیہ آیت ۱۷ تا ۲۰)

۴۔ کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تا کہ ان کے ایسے دل ہوتے جیسے حق باتوں کو سمجھتے یا ان کے ایسے کان ہوتے جن کے ذریعہ سے (سچی باتوں کو) سنتے کیونکہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ دل جو سینے میں ہیں وہی اندھے ہوجایا کرتے ہیں۔ (سورہ حج آیت ۴۶)

۵۔ خدا ہی ایسا (قادر وتوانا) ہے جس نے سارے آسمان وزمین کو پیدا کرڈالے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ سے (مختلف درختوں سے) تمہاری روزی کے واسطے (طرح طرح کے) پھل پیدا کئے اور تمہارے واسطے کشتیاں تمہارے بس میں کردیں تا کہ اسکے حکم سے دریا میں چلیں اور تمہارے واسطے ندیوں کو تمہارے اختیار میں کردیا، اور سورج وچاند کو تمہارا تابعدار بنادیا کہ سدا پھیری کیا کرتے ہیں اور رات ودن کو تمہارے قبضہ میں کردیا۔ (سورہ ابراہیم آیت ۳۲، ۳۳)

۶۔ اور جو طرح طرح کے رنگوں کی چیزیں اس نے زمین میں تمہارے نفع کے واسطے پیدا کیں کچھ شک نہیں کہ اس میں بھی عبرت ونصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اور وہی وہ خدا ہے جس نے دریا کو (بھی تمہارے) قبضہ میں کردیا تا کہ تم اس میں سے (مچھلیوں کا) تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور (کی چیزیں موتی وغیرہ) نکالو جن کو تم پہنا کرتے ہو۔ اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ (آمد ورفت میں) دریا میں (پانی کو) چیرتی پھاڑتی آجاتی ہیں اور (دریا کو تمہارے تابع) اس لئے کردیا کہ تم لوگ اسکے فضل (نفع تجارت) کی تلاش کرو تا کہ تم شکر کرو۔ اور اسی نے زمین پر (بھاری بھاری) پہاڑوں کو گاڑ دیا تا کہ (ایسا نہ ہو کہ) زمین تمہیں لیکر جھک جائے (اور تمہارے قدم نہ جمیں) اور (اسی نے) ندیاں اور راستے بنائے تا کہ تم اپنی اپنی منزل مقصود تک پہنچو (اس کے علاوہ رستوں میں) اور بہت سی نشانیاں پیدا کیں اور بہت سے لوگ ستارہ سے بھی راہ

معلوم کرتے ہیں تو کیا جو (خدا اتنے مخلوقات کو) پیدا کرتا ہے وہ ان (بتوں) کے برابر ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے تو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو گنتا چاہو تو (اس کثرت سے ہیں کہ) تم نہیں گن سکتے ہو بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے کہ تمہاری نافرمانی پر بھی نعمت دیتا ہے) اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر بہ ظاہر کرتے ہو خدا (سب کچھ) جانتا ہے اور (یہ کفار) خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کو (حاجت کے وقت) پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود دوسروں کے بنائے ہوئے مردے بے جان ہیں اور اتنی بھی خبر نہیں کہ کب (قیامت) ہوگی اور کب مردے اٹھائے جائیں گے۔ (سورہ نحل آیت ۱۳ تا ۲۱)

۷۔ اور وہ وہی (خدا) ہے جس نے تمہارے (نفع کے) واسطے ستارے پیدا کئے تا کہ تم جنگلوں اور دریاؤں کی تاریکیوں میں ان سے راہ معلوم کرو جو لوگ واقف کار ہیں ان کے لئے ہم نے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کر دی ہیں اور وہ وہی خدا ہے جس نے تم لوگوں کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر (ہر شخص کے) قرار کی جگہ (باپ کی پشت) اور سونپنے کی جگہ (ماں کا پیٹ) مقرر ہے ہم نے سمجھدار لوگوں کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کر دی ہیں اور وہ وہی (قادر و توانا) ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے اس کے ذریعہ سے ہر چیز کے خوشے نکالے پھر ہم ہی نے اس سے ہری بھری ٹہنیاں نکالیں کہ اس سے ہم باہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور چھوہارے کے بور سے لٹکے ہوئے گچھے (پیدا کئے) اور انگور اور زیتون، اور انار کے باغات جو باہم صورت میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور (مزے میں) جدا جدا جب یہ پھلے اور پکے تو اس کے پھل کی طرف غور تو کرو بے شک اس میں ایماندار لوگوں کے لئے بہت سی (خدا کی) نشانیاں ہیں۔ (سورہ انعام آیت ۹۷ تا ۹۹)

۸۔ بے شک آسمان اور زمین میں ایمان والوں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی

نشانیاں ہیں، اور تمہاری پیدائش میں (بھی) اور جن جانوروں کو وہ (زمین پر) پھیلاتا رہتا ہے (ان میں بھی) یقین کرنیوالوں کے واسطے بہت سی نشانیاں ہیں اور دن کے آنے جانے میں اور خدا نے آسمان سے جو (ذریعہ) رزق (پانی) نازل فرمایا پھر اس زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کیا (اس میں) اور ہواؤں کے پھیر بدل میں عقلمند لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔ یہ خدا کی آیتیں ہیں جن کو ہم ٹھیک (ٹھیک) تمہارے سامنے پڑھتے ہیں تو خدا اور اسکی آیتوں کے بعد کونسی بات ہوگی جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔ (سورہ جاثیہ آیت ۳ تا ۶)

۹۔ اور آسمانوں اور زمین میں (خدا کی قدرت کی) کتنی نشانیاں ہیں جن پر یہ لوگ (دن رات) گزرا کرتے ہیں اور اس سے منہ پھیرے رہتے ہیں۔ (سورہ یوسف آیت ۱۰۵)

۱۰۔ کیا تم نے اس شخص پر نظر نہیں کی جو صرف اس بوتے پر کہ خدا نے اسے سلطنت دی تھی ابراہیم سے ان کے پروردگار کے بارے میں الجھ پڑا کہ جب ابراہیم نے (اس سے) کہا کہ میرا پروردگار تو وہ ہے جو (لوگوں کو) جلاتا ہے اور مارتا ہے تو وہ بھی کہنے لگا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں ۔، ابراہیم نے کہا خدا تو آفتاب کو پورب سے نکالتا ہے بھلا تم اس کو پچھم سے تو نکالو اس پر وہ کافر ہکا بکا ہو کر رہ گیا (مگر ایمان نہ لایا) اور خدا ظالموں کو منزل مقصود تک نہیں پہونچایا کرتا۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۵۸)

۱۱۔ جس (خدا) کے قبضہ میں (سارے جہاں کی) بادشاہت ہے وہ بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کام میں سب سے اچھا کون ہے اور وہ غالب (اور) بڑا بخشنے والا ہے، جس نے سات آسمان تلے اوپر ڈالے بھلا تجھے خدا کی آفرینش میں کوئی کسر نظر آتی ہے تو پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ (سورہ ملک آیت ۱ تا ۳)

۱۲۔ کیا تو نے اس پر بھی نظر نہ ڈالی کہ جو کچھ روئے زمین میں ہے سب کو خدا ہی نے تمہارے قابو میں کردیا اور کشتی کو (بھی) جو اسی کے حکم سے دریا میں چلتی ہے اور وہی تو

آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر (جب) اس کا حکم ہوگا (تو گر پڑے گا) اس میں شک نہیں کہ خدا لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے اور وہی تو قادر مطلق ہے جس نے تم کو (پہلی بار ماں کے پیٹ میں) جلا اٹھایا پھر وہی تم کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو دوبارہ زندگی دے گا اس میں شک نہیں کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔(سورہ حج آیت ۶۵،۶۶)

۱۴۔اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے ہر طرح کی مثالیں پھیر بدل کر بیان کردی ہیں مگر انسان تو تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑالو ہے۔(سورہ کہف آیت ۵۴)

حدیث کی نظر میں:

۱۔حضرت علیؑ نے کوتاکوں جانوروں کی حیرت انگیز خلقت کے بارے میں فرمایا...

اگر تم خدا کی قدرت وعظمت اور اس کی عظیم نعمت کے سلسلہ میں فکر کرو تو تم صراط حق پر پلٹ جاؤ گے اور جہنم کی جھلسا دینے والی آگ سے ڈرنے لگو گے، لیکن تمہارے قلب بیمار ہیں، بصیرتیں تباہیوں کی نذر ہوگئی ہیں ،کیا تم ایک چھوٹی سی مخلوق کے سلسلہ میں نہیں سوچتے کہ اسے کس طرح خلق کیا گیا ہے اور کیونکر اس کی ترکیب وترتیب ہوئی ہے۔کس طرح اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں اور چھوٹے چھوٹے کان بنائے گئے ہیں اور اسکے گوشت وپوست بنایا گیا ہے۔

" ذرا اس چیونٹی کی طرف اس کی جسامت کے اختصار اور شکل وصورت کی باریکی کے عالم میں نظر کرو اتنی چھوٹی کہ گوشۂ چشم سے بمشکل دیکھی جاسکے اور نہ فکروں میں سماتی ہے۔ دیکھو تو کیونکر زمین پر رینگتی پھرتی ہے اور اپنے رزق کی طرف لپکتی ہے، اور دانے کو اپنے بل کی طرف لے جاتی ہے اور اسے اپنے قیام گاہ میں مہیا رکھتی ہے اور گرمیوں میں جاڑے کے موسم کے لئے اور قوت وتوانائی کے زمانہ میں عجز و درماندگی کے دنوں کے لئے ذخیرہ اکٹھا کرلیتی ہے۔ اس کی روزی کا ذمہ لیا جاچکا ہے اور اس کے مناسب حال رزق اسے پہنچتا رہتا ہے۔ خدائے کریم اس سے تغافل نہیں برتتا اور صاحب عطا عظمت وجزا اسے محروم نہیں

رکھتا اگر چہ وہ خشک پتھر اور جمے ہوئے سنگ خارا کے اندر کیوں نہ ہو۔ اگر تم اس کی غذا کی نالیوں اور اس کے بلند وپست حصوں اور اس کے خول میں پیٹ کی طرف جھکے ہوئے پسلیوں کے کناروں اور اس کے سر میں (چھوٹی چھوٹی) آنکھوں اور کانوں کی (ساخت میں) غور وفکر کروگے تو اس کی آفرینش پر تمہیں تعجب ہوگا اور اس کا وصف کرنے میں تمہیں تعجب اٹھانا پڑے گا۔ بلند وبرتر ہے وہ جس نے اس کو اس کے پیروں پر کھڑا کیا ہے اور ستونوں (اعضاء) پر اس کی بنیاد رکھی ہے۔ اسکے بنانے میں کوئی بنانے والا اس کا شریک نہیں ہوا اور نہ اس کے پیدا کرنے میں کسی قادر وتوانا نے اس کا ہاتھ بٹایا ہے۔ اگر تم سوچ بچار کی راہوں کو طے کرتے ہوئے اس کی آخری حد تک پہنچ جاؤ تو عقل کی رہنمائی تمہیں بس اس نتیجہ پر پہچائے گی کہ جو چیونٹی کا پیدا کرنے والا ہے وہی کھجور کے درخت کا پیدا کرنے والا ہے، کیونکہ ہر چیز کی تفصیل لطافت وباریکی لئے ہوئے ہے اور ہر ذی حیات کے مختلف اعضاء میں باریک ہی سا فرق ہے اس کی مخلوقات میں بڑی اور چھوٹی، بھاری اور ہلکی، طاقتور اور کمزور چیزیں یکساں ہیں۔'' نہج البلاغہ ۲۳۶۔

۲۔ حضرت علی علیہ السلام نے آسمان اور کون ومکان کی خلقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''اور یوں ہی آسمان، فضا، ہوا اور پانی برابر ہیں۔ لہذا تم سورج، چاند، سبزے، درخت، پانی اور پتھر کی طرف دیکھو اور اس رات دن کے یکے بعد دیگرے آنے جانے اور ان دریاؤں کے جاری ہونے اور ان پہاڑوں کی بہتات اور ان چوٹیوں کی اُچان پر نگاہ دوڑاؤ اور ان نعمتوں اور قسم قسم کی زبانوں کے اختلاف پر نظر کرو اس کے بعد افسوس ہے ان پر جو قضا وقدر کے مالک ذات اور نظم وانضباط کے قائم کرنے والی ہستی سے انکار کریں۔ انھوں نے تو یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ گھاس پھوس کی طرح خود اگ آئے ہیں نہ ان کا کوئی بونے والا ہے اور نہ ان کی گوناگوں صورتوں کا کوئی بنانے والا انھوں نے اپنے اس دعوے کی بنیاد کسی دلیل پر نہیں رکھی اور نہ سنی سنائی باتوں کی تحقیق کی ہے۔ (ذرا سوچو تو کہ) کیا کوئی عمارت بغیر بنانے والے کے

ہوا کرتی ہے۔ اور کوئی جرم بغیر مجرم کے ہوتا ہے۔" نہج البلاغہ ۲۳۷

۳۔حضرت علیؑ نے پرندوں کے مختلف شکل وشباہت کے سلسلہ میں فرمایا..."اور اپنی لطیف صنعت اور عظیم قدرت پر ایسی واضح نشانیاں شاہد بنا کر قائم کی ہیں کہ جن کے سامنے عقلیں اس کی ہستی کا اعتراف اور اس کی (فرمانبرداری) کا اقرار کرتے ہوئے سر اطاعت خم کر چکی ہیں اور اس کی یکتائی پر یہی عقل کی تسلیم کی ہوئی اور (اس کے خالق بے مثال ہونے پر) مختلف شکل وصورت کے پرندوں کی آفرینش سے ابھری ہوئی دلیلیں ہمارے کانوں میں گونج رہی ہیں۔ وہ پرندے جن کو اس نے زمین کے گڑھوں، دروں کے شگافوں اور مضبوط پہاڑوں کی چوٹیوں پر بسایا ہے جو مختلف طرح کے پروبال اور جداگانہ شکل وصورت والے ہیں۔ جنہیں تسلط (الٰہی) کی باگ ڈور میں گھمایا پھرایا جاتا ہے اور جو کشادہ ہوا کی وسعتوں اور کھلی فضاؤں میں پروں کو پھڑپھڑاتے ہیں، انھیں جبکہ یہ موجود نہ تھے عجیب وغریب ظاہری صورتوں سے آراستہ کرکے) پیدا کیا۔" نہج البلاغہ ۵۳۰۔۵۳۲،

۴۔حضرت علیؑ "مور" کی عجیب وغریب آفرینش کے سلسلہ میں فرماتے ہیں..."زائد عجیب الخلقت مور ہے کہ (اللہ نے) جس کے (اعضاء کو) موزونیت کے محکم ترین سانچے میں ڈھالا ہے اور اس کے رنگوں کو ایک حسین ترتیب سے مرتب کیا ہے۔ یہ (حسن وتوازن) ایسے پروں سے ہے کہ جن کی جڑوں کو (ایک دوسرے سے) جوڑ دیا ہے اور اسی دم سے ہے جو دور تک کھینچی چلی جاتی ہے۔...وہ اس کے رنگوں پر اتراتا ہے اور اس کی جنبشوں کے ساتھ جھومنے لگتا ہے... میں اس (بیان) کے لئے مشاہدہ کو تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ چیزیں تم اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ نہج البلاغہ ۵۳۲۔۵۳۰

۵۔حضرت علیؑ کا یہ ارشاد چمگادڑ کی عجیب وغریب خلقت کے بارے میں ہے آپ نے فرمایا "اس کی صنعت کی لطافتوں اور خلقت کی عجیب وغریب کارفرمائیوں میں کیا کیا گہری حکمتیں ہیں کہ جو اس نے ہمیں چمگادڑوں کے اندر دکھائی ہیں کہ جن کی آنکھوں کو (دن کا)

اجالا بکھیر دیتا ہے حالانکہ وہ تمام آنکھوں میں (روشنی پھیلانے والا ہے) اور اندھیرا ان کی آنکھوں کو کھول دیتا ہے حالانکہ وہ ہر زندہ شے کی آنکھوں پر نقاب ڈالنے والا ہے۔ اور کیونکر چمکتے ہوئے سورج میں ان کی آنکھیں چکاچوند ہوجاتی ہیں کہ وہ اس کی نورپاش شعاعوں سے مدد لے کر اپنے راستوں پر آجاسکیں اور نور آفتاب کے پھیلاؤ میں اپنی جانی پہچانی ہوئی چیزوں تک پہنچ سکیں۔ اس نے تو اپنی ضوپاشیوں کی تابش سے انہیں نور کی تجلیوں میں بڑھنے سے روک دیا ہے اور ان کے پوشیدہ ٹھکانوں میں انہیں چھپادیا ہے کہ وہ اس کی روشنی کے اجالوں میں آسکیں دن کے وقت تو وہ اس طرح ہوتی ہیں کہ ان کی پلکیں جھک کر آنکھوں پر لٹک آتی ہیں اور تاریکی شب کو اپنا چراغ بنا کر رزق کو ڈھونڈنے میں اس سے مدد لیتی ہیں، رات کی تاریکیاں ان کی آنکھوں کو دیکھنے سے نہیں روکتیں اور نہ اس کی گھٹا ٹوپ اندھیاریاں راہ پیمائی سے باز رکھتی ہیں۔ مگر جب آفتاب اپنے چہرے سے نقاب ہٹاتا ہے اور دن کے اجالے ابھر آتے ہیں اور سورج کی کرنیں سوسمار کے سوراخ کے اندر تک پہنچ جاتی ہیں تو وہ اپنی پلکوں کو آنکھوں پر جھکا لیتی ہیں اور رات کی تیرگیوں میں جو معاش حاصل کی ہے اسی پر اپنا وقت پورا کر لیتی ہیں۔ سبحان اللہ کہ جس نے رات ان کے کسب معاش کے لئے اور دن آرام وسکون کے لئے بنایا اور ان کے گوشت ہی سے ان کے پر بنائے ہیں اور جب اڑنے کی ضرورت ہوتی ہے تو انہی پروں سے اونچی ہوتی ہیں گویا کہ وہ کانوں کی لویں ہیں کہ نہ ان میں پر وبال ہیں اور نہ کریاں مگر تم ان کی رگوں کی جگہ کو دیکھو گے کہ اس کے نشان ظاہر ہیں اور اس میں دو پر سے لگے ہوئے ہیں کہ جو نہ اتنے باریک ہیں کہ پھٹ جائیں اور نہ اتنے موٹے ہیں کہ بوجھل ہوجائیں (کہ اڑا نہ جاسکے) وہ اڑتی ہیں تو بچے ان سے چمٹے رہتے ہیں جب وہ نیچے کی طرف جھکتی ہیں تو بچے بھی جھک پڑتے ہیں اور جب وہ اونچی ہوتی ہیں تو بچے بھی اونچے ہوجاتے ہیں اور اس وقت تک الگ نہیں ہوتے جب تک ان کے اعضاء میں مضبوطی نہ آجائے اور بلند ہونے کے لئے ان کے پر (ان کا بوجھ) اٹھانے کے قابل نہ ہوجائیں، وہ اپنی زندگی کی راہوں اور اپنی

مصلحتوں کو پہچانتے ہیں پاک ہے وہ خدا کہ جسے بغیر کسی نمونہ کے کہ جو اس سے پہلے کسی نے بنایا ہو ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ نہج البلاغہ ۲۸۴-۲۸۳

۶۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے مفضل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے مفضل ایک حقیر ترین چیز چیونٹی کے بارے میں بھی بہتر سوچو! کیا تم اس نقصان وہ جانور کی طرف سے جو کچھ اس کے لئے سزاوار ہے تم اسے دیکھتے ہو؟ کیا تم یہ اندازہ لگا سکتے ہو کہ اس کی پیدائش کب اور کیسے ہوئی؟ کیا یہ مختصری تخلیق تدبیر ہے جو ہر چھوٹی بڑی چیز کے خالق کی خلاقیت کے لئے آشکار ہے؟ چیونٹیوں کے اوپر اور ان کا ایک دوسرے کی امداد کو پہنچ جانا، اپنے لئے طاقت اور غذا حاصل کرنے کے لئے آمادہ رہنا اس پر خوب غور کرو، ان میں کے گروہ کو دیکھتے ہو گے وہ دانہ کو آشیانہ میں لے جاتے وقت لوگوں کی جماعت کی صورت میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں جو کہ خوراک کو منتقل کرنے میں یا دوسرے کاموں میں مصروف رہتے ہیں، بلکہ چیونٹیوں کو تو اس کام میں اتنی ہمت ہے کہ وہ اتنی کوشش کرتی ہیں کہ لوگ بھی اتنی کوشش و ہمت نہیں کرتے، کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ وہ اپنے اسباب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں؟ پھر وہ دانہ کو اپنے حساب سے تیار کرنے لگتی ہیں وہ انہیں ٹکڑوں میں تقسیم کردیتی ہیں تا کہ وہ ہرا نہ ہو سکے اور نہ ہی خراب ہو سکے اگر وہ رطوبت کی وجہ سے نم ہو جاتا ہے تو وہ اسے آشیانہ سے باہر لاتی ہیں اسے پھیلا کر خشک کرتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ چیونٹیاں اس جگہ اپنا آشیانہ بناتی ہیں جو بلند مقام ہوتا کہ وہاں بارش کا پانی نہ پہنچ سکے اور انہیں غرق نہ کردے کیا یہ سب بغیر عقل و فکر کے ممکن ہے؟ نہیں بلکہ یہ خلاق کائنات کا لطف و کرم اور اس کی مصلحت ہے کہ اس نے ایسی مخلوق پیدا کی۔ بحار الانوار ۳/۱۰۲-۱۰۱

❀❀❀